رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یّشاء
عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ
فی پرچہ ۱؍

یوم: چہار شنبہ ۳۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۷۵ ھ
جلد ۴۴/۹ - ۱۶ نبوت ۱۳۳۵ ہش - ۱۶ نومبر ۱۹۵۵ء - نمبر ۲۶۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۵ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت کچھ خراب ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور ۱۲ نومبر (بذریعہ ڈاک) ناظم صاحب دفتر جماعت احمدیہ لاہور مطلع فرماتے ہیں کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل گردے کی تکلیف زیادہ رہی آج نسبتاً افاقہ ہے۔ مگر اعصابی بے چینی ابھی چل رہی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ ام مظفر صاحبہ سلمہا الرحمٰن کو کل نسبتاً افاقہ رہا۔ درد اور گھبراہٹ میں کمی رہی اور رات بفضلہ تعالیٰ اچھی گذری۔ مگر آج صبح درد میں کچھ زیادتی محسوس ہوئی۔ کل آخری دانت نکال دیا گیا کیونکہ دانتوں میں زہر پیدا ہو رہا تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین

ارجنٹائن میں اکیس (۲۱) فوجی جرنیلوں کو زبردستی ریٹائر کر دیا گیا

سابق صدر حکومت جنرل لونارڈی کی نظربندی، مزدوروں کی جنرل کنفیڈریشن کی طرف سے عام ہڑتال کی اپیل

بونس آئرس ۱۵ نومبر۔ ارجنٹائن میں جنرل آرامبورو کی زیر قیادت جو نئی حکومت قائم ہوئی ہے اس نے ۲۴ فوجی افسروں کو جن میں اکیس جرنیل بھی شامل ہیں زبردستی ریٹائر کر دیا ہے۔ سابق صدر حکومت جنرل لونارڈی کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ اپنے مکان میں نظربند ہیں سابق وزیر خارجہ بھی نظربند تھے۔ لیکن وہ فرار ہو گئے ہیں۔ نئی حکومت کے برسر اقتدار آنے کے بعد سے مزدوروں میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے جنرل کنفیڈریشن آف لیبر نے مزدوروں سے عام ہڑتال کرنے کی اپیل کی ہے حکومت کی طرف سے ایک اعلان جاری ہوا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ ہڑتال کو غیر قانونی تصور کیا جائے گا۔ کل جنرل آرامبورو نے اعلیٰ فوجی افسروں سے تازہ صورتِ حال کے متعلق مشورہ کیا۔

نخلستان براہیمی سے قابض فوجوں کو واپس بلا لیا جائے

برطانیہ سے عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا مطالبہ

قاہرہ ۱۵ نومبر۔ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ نخلستان براہیمی سے قابض فوجوں کو واپس بلایا جائے۔ کمیٹی نے نخلستان پر قبضے کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ سلطان مسقط اور شیخ ابوظہبی نے برطانیہ کے اشارے پر یہ اقدام کیا ہے۔ کمیٹی نے نخلستان پر قبضے کو برطانیہ اور سعودی عرب کے درمیان طے شدہ سمجھوتے کی خلاف ورزی قرار دیا کمیٹی نے اس قضیہ میں سعودی عرب کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔

حفظانِ صحت کے ۱۴ منصوبوں کی تکمیل

لاہور ۱۵ نومبر۔ مغربی پاکستان کے شمال مغربی علاقوں کے لئے حفظانِ صحت کے ۲۱ منصوبوں میں سے ۱۴ منصوبوں کی تکمیل ہو چکی ہے۔ ان میں نئے ہسپتالوں کی تعمیر بھی شامل ہے۔ ان سکیموں کی تکمیل پر ۲۰ لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ آجکل مزید چھ منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔ ایبٹ آباد میں ایک نیا ہسپتال تعمیر کرنے کے علاوہ ۲۰ مزید ہسپتالوں کی توسیع و ترقی کی سکیمیں شامل ہیں۔

بچوں کی کتابوں کی نمائش

ڈھاکہ ۱۵ نومبر۔ یہاں بچوں کی کتابوں کی ایک نمائش شروع ہوئی ہے۔ جس میں ۱۴ ملکوں کی شائع شدہ کتابیں رکھی گئی ہیں۔ بچے اس نمائش کو دیکھنے کے لئے بکثرت آ رہے ہیں۔ بچوں نے اس نمائش سے متعلق ریڈیو

فنّی امداد کے پروگرام میں توسیع

نیویارک ۱۵ نومبر۔ اقوام متحدہ کے خوراک و زراعت کے ادارے نے کم ترقی یافتہ ملکوں کو فنی امداد دینے کے سلسلے میں توسیع و ترقی کا ایک نیا پروگرام بنایا ہے۔ اس پروگرام کے تحت ۵۶-۱۹۵۵ء میں فنی امداد کے لئے ۸۰ لاکھ ۷۰ ہزار ڈالر دیئے جائیں گے۔ یہ رقم گذشتہ سال کی رقم سے ۴ لاکھ ڈالر زیادہ ہے۔

انڈونیشی افسروں کی ایک جماعت پاکستان آ رہی ہے

کراچی ۱۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ انڈونیشی افسروں کی ایک جماعت پاکستان ہندوستان، لنکا اور برما کے دورے پر آ رہی ہے۔ پاکستان میں یہ جماعت دیہی امداد کے منصوبوں کا جائزہ لے گی۔

۵ کے ایک خاص پروگرام میں بھی شرکت کی۔

احباب خلوصِ قلب سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

از مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ

جیسا کہ احباب کو پہلے بھی توجہ دلائی جا چکی ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے متعدد بار فرمایا ہے کہ حضور کی صحت کی بحالی دواؤں پر موقوف نہیں بلکہ اس سے بہت زیادہ مخلصین جماعت کی دعاؤں پر حضور کی صحت کا انحصار ہے۔ اور ایک گذشتہ خطبہ میں حضور نے یہ اظہار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی منشاء بھی یہی ہے کہ حضور کی صحت دعاؤں پر منحصر ہے۔ اور حضور نے احباب جماعت کو خلوص دل سے دعا کرنے کے لئے تاکید فرمائی تھی میں دوستوں کو اس امر کی یاد دہانی کروانا چاہتا ہوں۔ کہ دوست پورے خلوص قلب اور جوش اور گریہ وزاری سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل صحت عطا فرمائے۔ تا حضور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی اور اسلام کی کامل اشاعت اور اسے دنیا میں غالب کرنے کی سکیموں کو کما حقہٗ مکمل کرنے کی کوشش فرما سکیں اور تا اسلام کے غلبہ کے وعدے جلد از جلد پورے ہوں۔ ایسی دعائیں کی جائیں جو ناممکن کو ممکن میں بدل دیں دعا کرنے والوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک شعر نہایت ہی حوصلہ افزا ہے اور وہ یہ ہے حضور اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں ؎

تجھے دنیا میں ہے کس نے پکارا کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا

اس سے بڑھ کر ہم سب کی خوش قسمتی اور کیا ہے کہ اس تاریکی کے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنے پیارے فرستادہ کی پہچان کی توفیق عطا فرمائی۔ ہمیں اس کے شکریہ میں ایسی برگزیدہ ہستیوں کی صحت و حفاظت کے لئے پورے اخلاص اور توجہ اور الحاح سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات اولین حق رکھتی ہے کہ مخلصین جماعت حضور کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کریں

ساتھ ہی احباب جماعت کی توجہ اس طرف بھی مبذول کراتا ہوں کہ ان دنوں حضرت سیدہ ام مظفر احمد سلمہا اللہ تعالیٰ لاہور میں بیمار ہیں۔ ان کی بیماری اس قسم کی ہے کہ کبھی کچھ تخفیف ہو جاتی ہے مگر پھر تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ اس وجہ سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو بھی تکلیف اور گھبراہٹ رہتی ہے۔ اسلئے احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کے لئے بھی خصوصیت سے دعائیں کریں۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۵۵ء

خطرناک رجحان

معاصر دعوت دہلی اپنے ایک اداریہ میں رقمطراز ہے کہ:۔

"حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے عرس کی خبر کے سلسلہ میں جو تفصیل شائع ہوئی ہے۔ اس میں حضرت شاہ صاحب کو ایک قومی لیڈر اور وطنی رہنما ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور بتلایا گیا ہے۔ کہ ان کا اصل ہدف اور نشانہ غیر ملکی اقتدار تھا۔ جو ہندوستان پر ان کے زمانہ میں مسلط ہو گیا تھا۔

شاہ صاحب مرحوم کے ساتھ ایک ظلم تو ان کے زمانہ کے لوگوں نے کیا تھا۔ جو ان کی تنقیدات کی تاب نہ لا کر ان کی مخالفت پر آمادہ ہو گئے تھے لیکن باللہ العظیم اس سے ہزاروں درجہ زیادہ ظلم ان کے معتقدین ان کے ساتھ کر رہے ہیں۔ نیشنلزم کی مہم اور سیکولر اسٹیٹ کے تصور کا سلسلہ ان سے ملا کر اپنی دانست میں شاید یہ ذہنی مرعوبیت اور احساس کمتری کا نتیجہ ہے۔ اس سے قطع نظر دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ واقعات کی غلط تعبیر اور تاریخ کا اس طرح توڑنا مروڑنا کس طرح جائز سمجھ لیا گیا ہے"۔

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا عبد الماجد صاحب دریا بادی "صدق جدید" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"جی ہاں اور وہ دن بھی دور نہیں جب خود پیغمبرؐ کا بھی سب سے بڑا معجزہ مسلمانوں ہی کی طرف سے بس یہ پیش ہو گا۔ کہ آپ وقت کے سب سے بڑے نیشنلسٹ تھے۔ کہ آپ نے عرب کو ایران اور روما کے بڑھتے ہوئے تسلّط و اقتدار کے خطرہ سے محفوظ کر دیا۔ یا سب سے بڑے سوشلسٹ تھے۔ کہ ایران اور رومی امپیریلزم کے پنجہ سے عرب معاشرہ کو آزادی دلا دی۔ جب حب وطن یا وطن دوستی کے بجائے جو تمام تر ایک طبعی کیفیت ہے۔ وطن پرستی کا ایک اعتقادی مسئلہ گھڑ لیا گیا۔ اور وطنیت کی پرستش کی جانے لگی۔ تو تعلق باللہ اور وحی و آخرت کے عقائد تو لازمی طور پر صرف دوسرے یا تیسرے درجے کی چیزیں رہ جاتی ہیں"۔

(صدق جدید لکھنؤ ۵ / اکتوبر ۱۹۵۵ء)

ہم نے معاصر دعوت دہلی کا اقتباس اور اس پر معاصر صدق جدید کا تبصرہ ان کالموں میں اس لئے نقل کیا ہے۔ کہ اس میں ایک بنیادی خرابی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ وہ خرابی یہ ہے۔ کہ جب لوگ دین کی اصل روح کو سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی بجائے دین کو اپنے من مانے نظریات کے سانچوں میں ڈھالنا شروع کر دیتے ہیں۔ تو دین اپنی اصل شکل میں قائم نہیں رہتا۔ اور اس میں بگاڑ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ آج اسلام ان معنوں میں ہی مظلوم نہیں ہے۔ کہ غیر مذاہب والوں نے بغض و عناد کی بناء پر اسے ہدف ملامت بنا رکھا ہے۔ بلکہ یہ اس لحاظ سے بھی مظلوم ہے۔ کہ خود اس کی طرف منسوب ہونے والوں میں سے بعض نے اسے چیستان بنانے میں اپنی طرف سے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی ہے۔ اسی قماش کے لوگوں میں سے (جنہوں نے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کو محض ایک وطنی رہنما ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور ان کا مشن صرف یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ گویا وہ ہندوستان کو غیر ملکی اقتدار سے نجات دلانا چاہتے تھے) جب کوئی صاحب غرض کسی مخصوص سیاسی آئیڈیالوجی کو اپنانا چاہتا ہے۔ تو وہ اس آئیڈیالوجی کو اسلام کی طرف منسوب کر کے اسے عین اسلام قرار دینے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتا۔ اور اسی لادینی آئیڈیالوجی کی روشنی میں پورے دین کو بدلتا چلا جاتا ہے۔

اگر ہم گردو پیش پر نظر ڈالیں۔ تو ہم اس بنیادی خرابی کی کارفرمائی کو بآسانی محسوس کر سکتے ہیں۔

یہی وہ خرابی ہے۔ جس کی بدولت مسلمان کہلانے والوں میں سے بعض کی سیاسی اغراض نے ان سے یہ لکھوایا ہے۔ کہ "اسلام کی اشاعت کو تلوار سے ایک گونہ تعلق ضرور ہے۔" یہ اسی خرابی کی کرشمہ سازی ہے۔ کہ بعض اسلام کا دم بھرنے کے باوجود خود اپنی ہی زبان سے یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں کہ "تبلیغ کے ساتھ کچھ چیزیں اور بھی ہیں۔ جن کے تعاون سے دنیا میں اسلام کی اشاعت ہوتی ہے۔ اور وہ یقیناً تلوار کی اعانت سے بے نیاز نہیں ہیں۔" پھر یہی خرابی ہے۔ جس نے ان کی زبان سے یہ کہلوایا ہے۔ کہ "اسلام کا کام صرف پند و موعظت ہی سے نہیں چل سکتا۔ بلکہ اسے نوکِ زبان کے ساتھ نوکِ سنان سے بھی کام لینا پڑتا ہے۔" اسی پر بس نہیں۔ یہ خرابی ایسے معدودے چند مسلمانوں سے جن کا کام غیر اسلامی نظریوں پر اسلام کی مہر لگائے بغیر نہیں چلتا۔ یہاں تک کہلواتی ہے۔ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت نعوذ باللہ واعظین اور مبشرین کی جماعت نہ تھی۔ بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت تھی، جو نظامِ باطل کو مٹانے کے لئے کھڑی کی گئی تھی۔ اور یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے دعوتِ حق کا اعلان کرنے کے بعد اس بات کا انتظار نہیں کیا۔ کہ وہ دعوت قبول بھی کی جاتی ہے یا نہیں۔ بلکہ تلوار ہاتھ میں لے کر کفار کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ اسی قماش کے لوگوں کے متعلق انجمن ترقی اردو کے مولوی عبد الحق صاحب بی۔اے (علیگ) نے ایک زمانے میں کہا تھا:۔

"نئے تعلیم یافتہ تو خیر نشانہ ملامت ہیں ہی۔ مگر ان پرانے علماء کا کیا کیا جائے۔ جو اپنے کلام سے معترضین کی تائید کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک عالم محدث کو جنہوں نے علوم دینی کو اردو میں شائع کر کے اسلام کی بڑی خدمت ادا کی ہے۔ اور خاص کر کل صحاح ستّہ کا اردو میں ترجمہ فرما کر ہند کے اہل اسلام پر احسان کیا ہے۔ جب کوئی صحیح حدیث نہ ملی۔ تو اپنی طرف سے ایک حاشیہ اسی مضمون کا جڑ دیا۔ کہ رسول کریمؐ کے غزوات محض لوٹ مار یا قتل و غارت کی غرض سے تھے۔" (تحقیق الجہاد صفحہ ۵)

الغرض معاصر دعوت دہلی اور صدق نے جس خرابی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ وہ ایک بنیادی خرابی ہے۔ جس نے مسلمانوں کی توجہ تعلق باللہ۔ ایمان و یقین۔ تقویٰ و طہارت اور اسلامی سیرت و کردار کے مسائل سے جو دین کی اصل روح ہیں۔ اور مسلمانوں کی روزمرہ زندگی کے حق میں اساس کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہٹا کر انہیں زندگی کی مادی اقدار کا گرویدہ بنا دیا ہے۔ اور اب دنیا کو ان میں اور دیگر مادہ پرست اقوام میں ذہنی اعتبار سے کوئی امتیاز نظر نہیں آتا۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خاص توجہ کیلئے

ہر خادم کے لئے فارم رکنیت خدام الاحمدیہ پُر کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں جملہ مجالس کو ایک عرصہ سے یہ فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ لیکن امسال اس وقت تک صرف حسب ذیل مجالس کی طرف سے پُر شدہ فارم موصول ہوئے ہیں۔

مجلس ربوہ ۳۰۔ احمد نگر ۲۱۔ چنیوٹ ۲۱۔ جہلم ۱۹۔ پیر کوٹ ثانی ۱۷۔ اکال گڑھ ۶۔ چوہڑ کانہ ۱۳۔ چک ۵۶۵ گ ب ۸۔ گکھڑ ۴۔ چک جھمرہ ۱۱۷ ۱۱۔ خوشاب ۱۸۔ حسن پور ۲۔ کوئٹہ ۴۰۔ مگھیانہ ۵۱۔ ملتان شہر ۷۔ وزیر آباد ۶۔ مردان ۹۔ سانگلہ ہل ۱۲۔ بہاولپور روہڑی ۴۔ کنری ۴۔ نورنگ ۱۰۔ موہلنکے جیٹھہ ۴۔ کرنو ۱۰۔ جڑانوالہ ۳۔ چک ۹۹ شمالی ۳۔ شہر نوکوٹ ۸۔ ننہال ۴۔ چک ۹ پنیار ۵۔

جملہ قائدین کرام اپنے اپنے حلقہ میں پڑتال کر کے ایسے تمام اراکین سے یہ فارم پُر کروا کے دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ جنہوں نے ابھی تک پُر نہ کئے ہوں۔ کوشش کی جائے۔ کہ کوئی خادم رہ نہ جائے۔

(۲) شعبہ تجنید کا ریکارڈ باقاعدہ اور مکمل رکھنے کے لئے ایک رجسٹر تیار کیا جائے۔ جس میں تمام اراکین کے اسماء مع کوائف درج ہوں، وقتاً فوقتاً جو نئے اراکین شامل ہوں۔ ان کے نام بھی اس میں درج کئے جائیں۔ اور جو کسی اور مجلس میں چلے جائیں۔ ان کا بھی باقاعدہ ریکارڈ رکھا جائے۔ اور ہر دو صورتوں میں مرکز کو بھی اطلاع دی جائے۔

(۳) جملہ خدام کی اس طور پر حزب وار تنظیم کی جائے۔ کہ کوئی خادم اس سے باہر نہ رہے۔ اور اس کی ایک کاپی مرکز میں بھجوا دی جائے۔ (مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کو ضروری اطلاع

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بتاریخ ۱۸، ۱۹، ۲۰ نومبر ۱۹۵۵ء کو ربوہ میں اپنی سابقہ روایات کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ پوری تیاری کے ساتھ شامل ہوں۔ جن مقامات پر مجالس کی طرف سے سیلاب زدگان کی امداد کا کام جاری ہے۔ وہاں کی مجالس اپنے کام کو جاری رکھیں۔ اجتماع میں صرف اپنے نمائندے بھجوا دیں۔ کام کو کسی صورت میں بند نہ کریں۔

سردی کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ اور ربوہ میں کافی سردی پڑ رہی ہے۔ اس لئے اجتماع میں شامل ہونے والے اراکین اپنے ساتھ مناسب بستر ضرور لائیں۔ تا سردی کی وجہ سے انہیں تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔ (نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لاہور میں نائب صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اعزاز میں عصرانہ

لاہور ۷ / نومبر۔ آج مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی طرف سے محترم نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ پاکستان کو عصرانہ دیا گیا۔ جس میں آپ کی خدمت میں اس کارگزاری کی تفصیل پیش کی گئی۔ جو مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے سیلاب زدگان کی امداد کے سلسلے میں ۴ اکتوبر سے ۳۱ / اکتوبر تک سر انجام دی۔ اس تقریب میں کئی بزرگان سلسلہ و مقامی عہدہ داران جماعت بھی شریک ہوئے۔ اختتام پر جناب ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب نے دعا فرمائی۔

(نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں ہمارے مجاہدین کی تبلیغی سرگرمیاں

۱۲ افراد کا قبول اسلام، تبلیغی و تربیتی دورے، ہمارے نئے اخبار کی مقبولیت، وزیر مواصلات و رسل و رسائل کا تہنیت کا پیغام

سیرالیون مشن کی ماہانہ رپورٹ ازماہ اگست ۱۹۵۵ء

از مکرم محمد صدیق صاحب شاہد سکرٹری سیرالیون مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

(۲)

افریقن کریسنٹ

ہمارا اخبار "افریقن کریسنٹ" یعنی "ہلال افریقی" خدا تعالیٰ کے فضل سے باشندگان سیرالیون میں خاص مقبولیت حاصل کر رہا ہے خصوصاً یہاں کے مسلمان اس اخبار کے اجراء کو اپنی قومی، ملی اور معاشرتی صلاح و بہبود کے لئے ایک مستحسن اقدام تصور کرتے ہیں۔ ہمارا یہ اخبار مسلمانوں میں ایک نمایاں بیداری کا موجب بن رہا ہے۔ چنانچہ اس کے اجراء پر مختلف ذی اثر اور ذمہ دار ہستیوں کی طرف سے مبارکباد کے پیغامات موصول ہوئے ہیں۔ ذیل میں ہم سیرالیون گورنمنٹ کے وزیر مواصلات و رسل و رسائل آنریبل ایم۔ ایس مصطفےٰ اسنوسی کا پیغام تہنیت پیش کرتے ہیں۔ جو ان کی طرف سے ایڈیٹر "افریقن کریسنٹ" کے نام موصول ہوا

مخزم جناب!

"میں آپ کو اور آپ کے احمدیہ مشن کو اس شاندار اور عظیم القدر کام پر جس کا بیڑا آپ نے سارے مغربی افریقہ میں عموماً اور سیرالیون میں خصوصاً اٹھایا ہے۔ ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہوئے دلی خوشی محسوس کرتا ہوں "افریقن کریسنٹ" کا اجراء آپ کے کام میں جو آپ تعلیمی اور مذہبی میدان میں سرانجام دے رہے ہیں ایک گرانقدر اضافہ کا موجب ہوا ہے۔ اور سیرالیون کے ایک گروہ عظیم کی دیرینہ خواہش اور ضرورت کی تکمیل کا پیش خیمہ ہے اس اخبار کا مقصد چونکہ محض اشاعت اسلام اور اس کی صحیح اور اصلی تعلیم سے لوگوں کو آشنا کرنا اور ملک کی عام خدمت ہے۔ لہذا مجھے امید واثق ہے کہ یہ اخباری ناظرین اور عوام کی نظروں میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

خدا تعالیٰ آپ کے اس نئے وظیفہ میں جس کی ذمہ داری آپ نے اٹھائی ہے برکت ڈالے اور متلاشی حق اور کے دل آپ کی اخلاقی اور مالی امداد کے لئے کھول دے۔ خدا تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ آپ اسے استقلال اور مداومت سے جاری رکھ سکیں۔

(دستخط ایم ایس مصطفےٰ)

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج سیرالیون مشن کو افریقن کریسنٹ کے سلسلہ میں اس ماہ دوبارہ فری ٹاؤن جانا پڑا۔ وہاں آپ نے برٹش کونسل ہال میں ایک لیکچر میں شرکت کی جہاں ملک کے تمام اخبار نویس، سیرالیون کے چیف منسٹر اور معزز شہری موجود تھے۔ آپ کو ان سے ملنے اور تعلقات پیدا کرنے کا موقعہ میسر آیا۔ سلسلہ کا لٹریچر کچھ مفت تقسیم کیا اور کچھ فروخت کیا۔ اور واپسی پر اپنے پریس کے لئے مزید سامان خرید کیا

تبلیغی دورے

اس علاقہ میں بہترین ذریعہ تبلیغ و اشاعت اسلام مبلغین کے تبلیغی اور تربیتی دورے ہیں۔ جن سے نہ صرف پرانی قائم شدہ جماعتوں میں ایک قسم کی بیداری اور جذبہ قربانی و ایثار پیدا کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ عام پبلک کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے روشناس کرانے کا بھی یہ ایک موزوں طریق ہے۔ لہذا سیرالیون کے جملہ مبشرین ہمیشہ اس طرز عمل اور طریق کارکردگی کو اپنے پیش نظر رکھتے ہیں۔ اور مختلف حلقہ جات میں اجتماعی لیکچروں اور انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ فریضہ تبلیغ کی سرانجام دہی میں کوشاں رہتے ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم قاضی مبارک احمد صاحب جو خاکسار کی عدم موجودگی میں مگبورو کا عربی سکول کی نگرانی اور طلباء کی تعلیم و تربیت میں مشغول تھے۔ خاکسار کی روکوپر سے واپسی پر جی باگبو اور لیوما علاقہ کے دورہ پر روانہ ہو گئے جہاں آپ نے دو ہفتہ قیام کیا اور اس ریاست کے پیراماؤنٹ چیف۔ وزراء ریاست سنٹرل سکول کے پرنسپل اور اساتذہ سے مل کر تبادلہ خیالات کیا۔ عیسائی دوستوں پر اسلام کی حقانیت اور صداقت واضح کی۔ جمی باغبو میں آپ نے ایک پبلک لیکچر بھی دیا۔ حاضرین کی اکثریت چونکہ مالکی مسلم فرقہ سے تعلق رکھتی تھی۔ لہذا دوران لیکچر میں آپ نے حضرت مہدی علیہ السلام کی آمد کی علامات اور ظہور پر سیر حاصل بحث کی اور ثابت کیا۔ کہ حضرت احمد علیہ السلام کی بعثت عین ان علامات کے مطابق ہے۔ اور آپ ہی ان تمام پیشگوئیوں کے مصداق ہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مہدی علیہ السلام کے ظہور کے متعلق مروی ہیں۔ لیکچر کے بعد سلسلہ سوال و جواب بھی جاری رہا۔ جن کے آپ نے تسلی بخش جوابات دیئے۔ اس کے علاوہ قریب کی احمدیہ جماعتوں میں تربیتی لیکچر بھی دئے گئے۔ جو احباب کی مضبوطی ایمان اور ان کے اندر نئی روح اخلاص پیدا کرنے کا موجب ہوئے۔

مکرم مولوی محمود احمد صاحب شاد انچارج حلقہ باجے بو نے اس ماہ کا ایک حصہ دورے میں گذارا۔ جس میں آپ نے فالاء سمرا بو۔ ڈنڈا بو۔ مانو کوٹو ہوں۔ پوٹے ہوں وغیرہ جماعتوں کا دورہ کیا اور ہر جماعت میں دو تین دن قیام کر کے ان کی تعلیم و تربیت و اصلاح میں کوشاں رہے۔ نیز بعض مقامات پر آپ کو پبلک لیکچروں کا موقع بھی ملا۔ جن میں ایک کثیر تعداد کو اسلام کے پیغام سے روشناس کرانے کی توفیق ملی۔ دوران سفر میں سلسلہ کے لٹریچر کی مفت تقسیم اور فروخت بھی جاری رہی اسی طرح ایک مخلص لوکل مبلغ پا فوڈے صاحب نے مانو تیامہ۔ لاگو۔ واہما اور بعض اور جماعتوں کا دورہ کیا۔ اور جماعتوں کی تربیت و اصلاح کے علاوہ تبلیغ و تبشیر میں مشغول رہے۔

خاکسار بھی سکول میں ایک ہفتہ کی رخصتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے۔ یونی ہانا پٹے فوں اور کرا بالی کی جماعتوں میں چند دنوں کے لئے گیا۔ یونی ہانا کی جماعت چونکہ ایک نوزائیدہ جماعت ہے۔ جس کی تربیت و اصلاح کی دوسری جماعتوں کی نسبت زیادہ ضرورت ہے لہذا خاکسار نے وہاں زیادہ دیر قیام کیا اور احباب کو مختلف مسائل دینی اور امور شرعی سے آگاہ کیا نیز اپنے اندر حقیقی اور پائدار ایمان و اخلاص پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس دفعہ خدا تعالیٰ نے مزید دو افراد کو حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی توفیق بخشی۔ نیز انفرادی طور پر عیسائی اور دیگر غیر مبلغین و شامی مسلمانوں سے ملاقاتیں کیں۔ اور پیغام حق پہنچانے کی کوشش کی۔ وہاں سے واپسی پر مگبورو کا عربی سکول میں باقاعدہ طلباء کی تعلیم و تربیت میں مشغول رہا۔

ماہ اگست کے ابتدائی ایام خاکسار نے روکوپر

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں

"خبردار!! تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے۔ آؤ ہم بھی انہی کے قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں۔ جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے ان کا خدا کیا چیز ہے۔ صرف ایک عاجز انسان۔ اس لئے وہ غفلت میں چھوڑے گئے۔ میں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا۔ مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو۔ جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے۔ چاہیئے۔ کہ تمہارے ہر کام میں خواہ دنیا کا ہو۔ خواہ دین کا۔ خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے۔ بلکہ چاہیئے کہ تمہارا سچ سچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے تم راستباز اس وقت بنو گے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو۔ اپنا دروازہ بند کرو۔ اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما۔ تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی۔ اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی۔ اپنی جانوں پر رحم کرو۔ اور جو لوگ خدا سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں۔ یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ مونہہ سے انشاء اللہ بھی نہیں نکالتے۔ ان کے پیرو مت بن جاؤ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے۔ اگر شہتیر گر جائے۔ تو کڑیاں کیا اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں نہیں۔ بلکہ یکدفعہ گر پڑیں گی۔ اور احتمال ہے کہ ان سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں۔ اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے اور اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے۔ تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو گی

(کشتی نوح)

لگزارے یہاں گذشتہ ماہ سے مسجد احمدیہ ڈکوپہ کے لئے چندہ کی فراہمی اور دیگر ضروری انتظامات میں مشغول تھا۔ اس عرصہ میں ایک دفعہ کیچر ضلع کے صدر مقام کا بیا جانے کا موقعہ ملا۔ یہاں آنریبل پیراماؤنٹ چیف جائی فرماناسں نائب وزیر اعلیٰ اور ضلع ایجوکیشن بورڈ کے ممبران سے ملاقات کی اور مسجد احمدیہ ڈکوپہ اور وہاں کے سکول کی نئی مجوزہ عمارت کے سلسلہ میں ان سے بعض ضروری امور پر گفتگو کی۔

مگبورکا ٹریننگ کالج

مگبورکا میں ایک گورنمنٹ کالج عرصہ تین سال سے قائم ہے۔ جس میں آئندہ استاد بننے والے طلباء گورنمنٹ کے خرچ پر ٹریننگ حاصل کرتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب صوفی اور مکرم قاضی مبارک احمد صاحب کو اس کالج میں جانے کا موقع ملا۔ پرنسپل کالج جو ایک انگریز ہیں پروفیسر اور طلباء کالج سے ملاقات کی۔ اور تبادلہ خیالات کیا۔ ایک پروفیسر کے ہمراہ کالج کے متعلقہ شعبہ جات اور ہوسٹل کا جائزہ لیا۔ رخصت پر پرنسپل صاحب نے ہماری آمد پر نہایت مسرت اور خوشی کا اظہار کیا۔ اور بعض ہمارے احمدی طلباء جو اس کالج میں ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں کی تعلیمی قابلیت کو سراہتے ہوئے ہمارے مشن کو ان کی خدمات حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ جسے ہم نے بعد شکریہ قبول کیا۔ اور آئندہ سال کے شروع میں فارغ ہونے والے طلبہ میں سے دو طلبہ کو جو احمدی ہیں۔ بو اور روکوپر احمدیہ سکولز کے لئے لیا جا رہا ہے۔

درس و تدریس

مرکزی جماعتوں میں باقاعدہ درس و تدریس جاری رہا۔ لعبد میں مکرم خلیل احمد صاحب اختر جو مرکزی امور میں نیز اخبار افریقن کریسنٹ کی اشاعت میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب انچارج مبلغ کے معاون کی حیثیت سے کام کرتے ہیں یہ فریضہ سرانجام دیتے رہے نیز بو کی احمدیہ سنٹرل مسجد میں قرآن مجید۔ حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درس جاری رہا۔ مگبورکا احمدیہ مسجد میں بھی پہلے دو ہفتے مکرم قاضی مبارک احمد صاحب اور بعد میں خاکسار قرآن کریم۔ حدیث بخاری اور تعلیمات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس باقاعدہ صبح و شام دیتے رہے اور ! ہے بو میں مکرم مولوی محمود احمد صاحب شاد یہ فریضہ حسنہ بجا لاتے رہے۔

متفرق

اس سال کے شروع میں بو جماعت کے ایک مخلص دوست پا علی رو جبس نے ایک مکان مشن کے نام ہبہ کیا تھا۔ جسے رہائشی مکان سے مشن ہاؤس میں تبدیل کرنے کے لئے کچھ تغیر تبدل اور مزید مرمت کی ضرورت تھی۔ چنانچہ یہ کام گذشتہ چند ماہ سے شروع تھا۔ الحمد للہ اس ماہ وہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہے اور جلد ہی وہاں ایک لائبریری ریڈنگ روم اور بک شاپ کھولنے کی تجویز ہے۔ اس کے علاوہ حسب ہدایت وزارت تعلیم بو احمدیہ سکول کی عمارت کی مرمت بھی کی جا رہی ہے۔ جس کے لئے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری دو تین بار سینئر ایجوکیشن آفیسر سے مل چکے ہیں۔ اور ان کی نگرانی میں کام ابھی تک جاری ہے۔

۲۔ بو مشن کے ارد گرد خالی قطعہ زمین میں اسی ماہ مزید دو ہزار کافی کے درخت کاشت کئے گئے کچھ مبلغین نے خود وقار عمل کیا اور کچھ بو جماعت نے ہمت اور کوشش سے اس کام میں ہاتھ بٹایا اور ابھی تک یہ کام مکرم ملک خلیل احمد صاحب اختر کی نگرانی میں جاری ہے۔ جو کافی محنت اور توجہ سے سرانجام دے رہے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

۳۔ اس سال کے شروع میں بعض مجبوریوں اور ناساعد حالات کی بناء پر مگبورکا کا سکول بند کر دیا گیا تھا۔ اور صرف عربی تعلیم جاری کی گئی تھی مگر اب شہر کے بعض اصحاب کے ترلی نیہ اور خواہش پر اسے دوبارہ کھولنے کی تجویز ہو رہی ہے۔ اس سلسلہ میں بعض مالی اور قانونی مشکلات درپیش ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ مگبورکا اس ملک کے اہم ترین شہروں میں سے ہے۔ اسلئے ہم اس ہم۔ کوشش میں ہیں کہ یہاں ہمارا مشن اور سکول نہ صرف قائم رہے بلکہ ترقی پذیر ہو۔

نومبائعین

عرصہ زیر رپورٹ میں اکیس افراد کو خدا تعالیٰ نے سلسلہ بگوش احمدیت ہو کر حقیقی اسلام کی قبولیت کی توفیق بخشی۔ احباب ان کی استقامت اور اخلاص و ایمان میں زیادتی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز یہاں کے جملہ مبلغین اور جماعت کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ انچارج اکثر بیمار رہتے ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بھی احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

ــــــــــــــــ

اطلاع بھجوائیں کہ پچھلے سال پر کس قدر زیادتی کی گئی ہے

فرمایا!

(۱) "میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ تحریک جدید کے وعدے لینے کے ذمہ وار ہر جماعت کے امیر اور صوبائی امیر ہیں"۔

(۲) "میں ہر جماعت کے امیر کے ذمہ یہ بات لگاتا ہوں کہ وہ دفتر سے اپنی جماعت کے پچھلے سال کے وعدوں کی لسٹ لے لے"۔

(۳) "اور کوشش کرے۔ کہ اس سال کے وعدے پچھلے سال سے زیادہ ہوں۔

(۴) اور مجھے اطلاع بھجوائے کہ انہوں نے پچھلے سال کے وعدوں پر کس قدر زیادتی سے نئے سال کے وعدے لکھوائے ہیں"۔

(۵) کام چونکہ وسیع ہوتا جا رہا ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ اس سال چندہ تحریک جدید پچھلے سال سے ڈیوڑھا ہو"۔

(۶) "تم کہو گے کہ ڈیوڑھا چندہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ میں کہونگا۔ تم ڈیوڑھا ہو جاؤ تو چندہ بھی ڈیوڑھا بھی ہو سکتا ہے"۔

(۷) ہر جماعت کا امیر یا پریذیڈنٹ دیکھے کہ آیا اس نے وعدوں کی فہرست مرکز میں ارسال کر دی اور اس نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ رپورٹ ارسال کر دی ہے کہ گذشتہ سال کے مقابل میں دفتر اول کے بائیسویں سال میں اس قدر اور دفتر دوم کے گیارھویں سال کے مقابل میں بارھویں سال میں اتنا اضافہ ہو گیا ہے۔

(۸) آپ جو فہرستیں وعدوں کی ارسال فرمادیں۔ وہ خواہ دفتر اول کے بارے ہوں یا دفتر دوم کے ان میں معطی کے پورے پتہ کے علاوہ گذشتہ سال سے مقابلہ کر کے دکھانا ضروری ہے تاکہ یہ حضور کے رپورٹ پیش ہو سکے۔ کہ اس جماعت نے دفتر اول میں اس قدر اور دفتر دوم میں اس قدر اضافہ فرمایا ہے اور دفتر اول اور دفتر دوم کی فہرستیں الگ الگ ارسال ہوں۔ ایک ہی کاغذ پر دفتر اول و دفتر دوم کی فہرستیں ہرگز نہ بنائی جاویں

(۹) آئندہ اخبار میں جن جماعتوں یا افراد کے وعدے اضافہ سے حضور کے پیش ہو کر آئے ہیں۔ ان کی ایک فہرست شائع کر دی جائے گی۔ تاکہ احباب کوشش کریں۔ کہ ان کے وعدے نومبر تک مرکز میں پہنچ جائیں۔ کیونکہ حضور کا منشاء یہی ہے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

محترم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب مرحوم

(از مجیب الرحمٰن صاحب بنگالی ۔ مارٹن پور کراچی)

اچانک مجھے یہ خبر پہنچی ۔ کہ میرے مشفق و مہربان چچا صوفی مطیع الرحمٰن صاحب انتقال فرما گئے ۔ دل کو ایک دھکا لگا ۔ آپ کی زندگی کے مختلف واقعات میری آنکھوں کے سامنے آ گئے ۔ جن سے ظاہر ہوتا تھا ۔ کہ آپ کو خدمتِ دین کا کس قدر شوق تھا ۔ اور آپ کس قدر محنتی اور انتھک کام کرنے والے تھے ۔ میں چند ایک امور درج ذیل کرتا ہوں ۔

بچپن کی جھلک

انگریزی میں مثل مشہور ہے ۔ کہ Morning shows the day. یعنی کسی دن کی صبح ہی سے پورے دن کی کیفیت کا اندازہ ہو سکتا ہے ۔ اسی طرح انسان کے بچپن سے ہی اس کی آئندہ زندگی کی جھلک دیکھی جا سکتی ہے ۔ چچا جان مرحوم کے ایام طفولیت ہی سے اندازہ ہوتا تھا ۔ کہ یہ بچہ اہم دینی کام کرنے والا ہے ۔ آپ کو بچپن ہی سے ایسا ماحول ملا تھا ۔ جس نے آپ میں مذہبی ذوق پیدا کر دیا تھا ۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے نہایت کم سنی میں احمدیت کا مطالعہ کر کے اس کو قبول کیا ۔ ہمارے دادا جان [illegible] اپنے علاقہ میں مسلم اور ہر دلعزیز مذہبی واعظ تھے ۔ آپ اسلامی احکام کے اچھے عالم تھے ۔ اور نہایت خوش الحان قاری بھی ۔ آپ کی قرأت سننے کے لئے دور دور سے لوگ آپ کی اقتدا میں نماز پڑھنے آیا کرتے تھے ۔ اسی ماحول کی وجہ سے چچا جان مرحوم بھی قرآن کریم نہایت خوش الحانی سے پڑھتے تھے ۔

آپ بچپن میں بھی نہایت محنتی تھے ۔ اپنے زمانہ طالب علمی میں رات کو اتنا پڑھا کرتے تھے ۔ کہ ہماری دادی کو متعدد بار اٹھ کر بتی زبردستی بجھا دینا پڑتی تھی ۔ آپ اپنے ہم عمر بچوں میں بھی ہر دلعزیز تھے ۔ ایک مرتبہ جب میں رخصت پر بنگال گیا ۔ تو مجھے ایک ہندو گوپال نامی سے ملنے کا اتفاق ہوا ۔ جو بچپن میں آپ کا ہم جماعت رہ چکا ہے ۔ اسے میں نے آپ کی تعریف میں رطب اللسان پایا ۔

قبول احمدیت

ہمارا آبائی گاؤں (کامائیٹ) مشرقی بنگال میں ٹپارہ ضلع کی برہمن بڑیہ سب ڈویژن میں واقع ہے ۔ برہمن بڑیہ شہر ہمارے گاؤں سے تقریباً تین چار میل کے فاصلہ پر ہے ۔ چچا جان مرحوم اور ہمارے والد صاحب گاؤں سے شہر پڑھنے جایا کرتے تھے ۔ راستے میں سڑک کے کنارے ایک عیسائی مشن ہاؤس ہے ۔ یہ مشن ہاؤس اب بھی ہے ۔ ایک دفعہ میں قبلہ والد صاحب کے ساتھ اس راستہ سے گذرا ۔ تو انہوں نے مجھے بتایا کہ " تمہارے چچا صوفی صاحب کو بچپن ہی سے انگریزی بولنے کا بہت شوق تھا ۔ چنانچہ وہ اکثر اس مشن ہاؤس میں جا کر انگریزی میں تبادلہ خیالات کیا کرتے تھے ۔

چچا جان مرحوم قریباً پندرہ سال کے تھے ۔ جب آپ نے احمدیت قبول کر لی ۔ ہمارے دادا جان اپنے علاقہ کے مشہور آدمی تھے ۔ جب ہمارے والد صاحب اور چچا جان احمدی ہو گئے ۔ تو لوگوں نے بہت شور مچایا ۔ والد صاحب اور چچا جان مرحوم جب گھر ہوتے ۔ تو اختلافی مسائل پر دادا جان سے دبی دبی زبان میں بحث ہوا کرتی ۔ لیکن اپنے والد صاحب کے رعب کی وجہ سے کسی بات پر زیادہ زور نہیں دے سکتے تھے ۔ لیکن یہ صورت زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتی تھی ۔ چنانچہ چچا جان گھر سے نکال دیئے گئے ۔ اور آپ قادیان چلے آئے ۔

آپ جب قادیان آئے ۔ تو انٹرمیڈیٹ پاس کر چکے تھے ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر آپ نے اسلامیہ کالج لاہور میں تعلیم حاصل کرنا شروع کی ۔ آپ اس زمانے میں دیگر احمدی طلباء کے ہمراہ احمدیہ ہوسٹل میں رہا کرتے تھے ۔ اس زمانے میں ایک دفعہ آپ کہیں باہر سے ہوسٹل میں آئے ۔ اور ملازم سے لسی لانے کو کہا ۔ جب وہ لسی لایا ۔ تو آپ کو کچھ پھیکی سی معلوم ہوئی ۔ آپ نے اس سے کہا اور چینی ڈال لاؤ ۔ اتفاق سے اسی الماری میں کسی نے چوہے مارنے کے لئے سنکھیا رکھا ہوا تھا ۔ ملازم نے وہی پڑیا بن دیکھے لسی میں انڈیل دی ۔ لسی کا پینا تھا ۔ کہ آپ کی حالت غیر ہو گئی ۔ لیکن مشیت ایزدی نے آپ سے اہم دینی خدمت لینی تھی ۔ چنانچہ ڈاکٹر جلد ہی میسر آ گئے ۔ اور آپ گویا موت کے منہ سے واپس آ گئے ۔ چچا جان مرحوم کو احمدیت سے والہانہ عشق تھا ۔ احمدیت ہی کی خاطر آپ نے گھر اور والد کو چھوڑ دیا ۔ بعد میں جب ہمارے دادا بھی احمدی ہو گئے ۔ تو انہوں نے قادیان آنے کی خواہش ظاہر کی ۔ اس سے چچا جان کو اس قدر خوشی ہوئی ۔ کہ انہوں نے اپنی چند ضروری اور پسندیدہ اشیاء بیچ کر دادا جان کو روپیہ بھیجا ۔ تاکہ وہ بغیر کسی تاخیر کے قادیان آ جائیں ۔

بی اے پاس کر لینے کے بعد آپ گھٹیالیاں میں ہیڈ ماسٹر مقرر ہو گئے ۔ یہاں بھی آپ نے انتھک محنت اور خلوص سے کام کیا ۔ بنگالی ہونے کی وجہ سے شروع شروع میں آپ کو یہ ماحول کچھ اجنبی سا معلوم ہوا ۔ مگر آپ لوگوں میں جلدی گھل مل گئے ۔ بعض اوقات آپ اس زمانے کے واقعات نہایت مزے لے لے کر بیان فرمایا کرتے تھے ۔ پڑھنے کا آپ کو شروع ہی سے شوق تھا ۔ یہاں آ کر آپ نے ایم اے کی تیاری کی ۔ اور کامیاب ہو گئے ۔ جس دن آپ کا ایم اے کا نتیجہ نکلا ۔ اسی روز آپ کا نام امریکہ کے لئے تجویز ہوا ۔ آپ فرمایا کرتے تھے ۔ کہ اگر خدمت دین کرنا چاہتے ہو ۔ تو تعلیم میں توجہ دو ۔ کیونکہ بہتر تعلیم یافتہ لوگ ہی بہتر خادم دین بن سکتے ہیں ۔

قیام امریکہ

آپ ۱۹۲۸ء میں امریکہ مبلغ بن کر تشریف لے گئے ۔ اور ۱۹۴۸ء تک یہ مقدس فریضہ سر انجام دیتے رہے ۔ درمیان میں ایک مرتبہ سال بھر کے لئے آپ قادیان تشریف لائے ۔ وہاں کا مشن ابھی ابتدائی حالت میں تھا ۔ آپ نے مشن کو مستحکم بنیادوں پر کھڑا کرنے کی کوشش کی ۔ ہماری چچی کہا کرتی ہیں ۔ کہ آپ اپنے کام میں اس قدر مستغرق رہتے تھے ۔ کہ آپ کو خود اپنے آپ کا ہوش نہیں رہتا تھا ۔ میں نے خود محسوس کیا ہے ۔ کہ چچا جان مرحوم کی طبیعت کچھ اس قسم کی تھی ۔ کہ جب کوئی کام آپ کے سپرد ہوتا ۔ تو جب تک آپ اس کام کو ختم نہ کر لیتے ۔ آپ کو چین نہیں آتا تھا ۔ آپ کو کتب بینی اور مطالعہ کا ہمیشہ شوق رہا ہے ۔ بیشتر وقت شکاگو لائبریری میں صرف کیا کرتے تھے ۔

آپ نے امریکہ کے دوران قیام میں Life of Mohammed اور Tomb of Jesus جیسی معرکۃ الآرا کتب تصنیف فرمائیں ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوانح حیات آپ نے خاص طور پر مغربی ممالک کے لوگوں کے خیالات اور ذوق کو مدنظر رکھ کے لکھی ہے ۔ آپ کے زمانہ میں امریکہ میں کئی نئی جماعتیں قائم ہوئیں ۔ اور سینکڑوں لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے ۔ امریکہ کے احمدی احباب اور جماعتوں سے آپ کو بے حد محبت تھی ۔ اکثر اوقات وہاں کے احباب کے خلوص اور محبت کو یاد کرتے تھے ۔ امریکہ سے جب کسی دوست کا خط آتا ۔ تو آپ بہت خوش ہوتے ۔ امریکہ کے احمدی دوستوں سے آپ کو بالکل ایسی محبت تھی ۔ جیسی ایک باغبان کو اپنے خود کاشتہ باغ سے ہو سکتی ہے ۔

آخری چند سال

ہمیں آپ کی جوانی کے ایام دیکھنے کا موقع نہیں ملا ۔ ۱۹۴۸ء میں جب آپ امریکہ سے واپس آئے ۔ تو آپ کی عمر ڈھلنی شروع ہو چکی تھی ۔ اور صحت بھی بہت کمزور تھی ۔ اس کے باوجود آپ کے جوش اور ولولہ میں کمی نہیں آئی تھی ۔ آپ کی ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے ۔ کہ آپ کی اولاد اور خاندان کے بچوں کو قرآن کا علم عام ہو ۔ امریکہ سے واپسی کے بعد جب آپ پہلی مرتبہ چنیوٹ میں ہمارے ہاں آئے ۔ تو سب سے پہلے مجھ سے تلاوت قرآن سننے کی خواہش کی ۔ اس سے قبل راولپنڈی میں میرے تایا زاد بھائی یمین المیاں [illegible] سے قرأت سن کر بہت خوش ہوئے تھے ۔ کہ ہمارے دادا قاری نعیم الدین صاحب کا یہ مقدس ورثہ ابھی محفوظ ہے ۔

آپ ایک لمبا عرصہ بیمار رہے ۔ خدمت دین کا آپ کو اس قدر شوق تھا ۔ کہ یوں معلوم ہوتا ۔ کہ اگر یہ سعادت کبھی آپ سے چھن گئی ۔ تو شاید آپ زندہ نہ رہ سکیں گے ۔ ۱۹۵۹ء میں جب آپ کی ٹانگ کاٹ دی گئی ۔ تو آپ کئی ماہ متواتر ہسپتال میں رہے ۔ ہسپتال سے واپسی کے بعد جب آپ کی طبیعت قدرے سنبھل گئی ۔ تو آپ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کر دیا ۔ کہ مجھ سے کام لیا جائے ۔ مجھے متعدد بار آپ کے خطوط لکھنے کا موقع ملا ہے ۔ آپ جب بھی حضرت امیر المومنین کی خدمت میں کوئی خط لکھواتے خواہ وہ کسی سلسلہ میں ہو ۔ تو آپ کا اختتامیہ فقرہ ہمیشہ یہی ہوتا ۔ کہ " حضور دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرتے دم تک مجھے خدمتِ دین کی توفیق دے ۔ " ربوہ میں جب آپ نے ریویو آف ریلیجنز کی ادارت کا کام شروع کیا ۔ تو سامان بالکل کم تھا لیکن رسالہ کی ادارت کو آپ اس قدر اہم سمجھتے ۔ کہ آپ کہا کرتے تھے ۔ صرف میرے دفتر کے لئے ایک مکمل لائبریری ہونی چاہیئے ۔ تب صحیح معنوں میں رسالہ چل سکتا ہے ۔ کتب بینی اور جرائد کے مطالعہ کا آپ کو اس قدر شوق تھا ۔ کہ امریکہ کے تقریباً تمام نامور رسالے آپ منگوا تے تھے ۔ اور تمام دن بستر پر لیٹے انہیں پڑھتے رہا کرتے تھے ۔ لاہور کا ذکر ہے ۔ میں نے آپ سے کسی انگریزی لفظ کے معنے پوچھے ۔ تو آپ نے فرمایا ۔ اگر یہی بات تم امریکہ میں کسی سے پوچھتے ۔ تو وہ کہتا : " I am not your Dictionary " اور فرمایا ڈکشنری دیکھنے کی عادت ڈالو ۔ اس سے علم میں اضافہ ہوتا ہے ۔ اس کے علاوہ کوئی شبہ نہیں رہتا ۔ آپ نے جب ریویو کا کام شروع کیا ۔ تو آپ کی یہ خواہش رہتی تھی ۔ کہ رسالہ کو اعلیٰ معیار پر پہنچا دیں ۔ جب تک ہر چیز کو خود دیکھ کر اطمینان نہ کر لیتے ۔ چین نہیں آتا تھا ۔ اپنی علالت کے باوجود رسالہ چھپوانے کے لئے اکثر خود لاہور تشریف لے جایا کرتے تھے ۔ آپ کہا کرتے تھے ۔ جس کام کی ذمہ داری تم پر ہے ۔ اس کے بارے میں کسی پر بھروسہ مت کرو ۔ لاہور میں ایک دفعہ آپ نے مجھے ایک خط پوسٹ کرنے کے لئے دیا ۔ اور ساتھ ہی ایک واقعہ سنایا ۔ کہ امریکہ میں ایک دفعہ میں ٹیکسی میں جا رہا تھا ۔ کہ میں نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا ۔ کہ سامنے والے لیٹر بکس میں میرا خط ڈال دو ۔ تو اس نے کہا ایسے کام خود کرنے چاہئیں ۔ اور کہنے لگے ۔ اس کے بعد کبھی میں نے کسی کو خط ڈالنے کو نہیں کہا ۔ لیکن اب بیمار ہوں ۔ اسی لئے تمہیں کہہ رہا ہوں ، اور پھر کہا ۔ کہ بات دراصل یہ ہے ۔ کہ ایسے کام جب تک خود نہ کریں ۔ دل پر بوجھ رہتا ہے ۔ کہ نہ معلوم ہوا یا نہیں ہوا ۔ غرضیکہ آپ اپنی ہر ذمہ داری کو خود نبھانے کے عادی تھے ۔

علالت نے آپ پر بہت بوجھ ڈالا ہوا تھا ۔ ورنہ طبیعت میں زندہ دلی تھی ۔ بہت لطیف اور پر لطف مذاق کرتے ۔ اپنی بیماری کو اپنے کام میں حائل نہ ہونے دیتے ۔ اپنی علالت کے باوجود جلسہ سالانہ کے ایام میں خود جلسہ گاہ میں جاتے ۔ اور حضور کی تقاریر سنتے تھے ۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

کراچی سے مبلغین اسلام کی یورپ و امریکہ کو روانگی

کراچی ۵ نومبر۔ آج ۱۰ بجے شب کیلیڈونیا (Caledonia) جہاز کے ذریعہ مندرجہ ذیل مبلغین یورپ روانہ ہوئے۔ مسٹر عطاء اللہ صاحب فاضل مبلغ برائے ڈچ گی آنا (۲) مسٹر رحیم بخش صاحب شاہد مبلغ برائے برٹش گی آنا (۳) مسٹر عارف نعیم صاحب معہ اہلیہ و بچہ برائے لنڈن (۴) مولوی غلام احمد صاحب بشیر مبلغ ہالینڈ کی اہلیہ و دو بچگان آج رات کو ۹ بجے K.L.M کے طیارہ کے ذریعہ۔ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے مبلغ انچارج امریکہ مشن بھی عازم امریکہ ہوئے۔ احباب ان کی بخیر و خوبی منزل مقصود پر پہنچنے اور کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ ویسٹ وارف پر جماعت کے احباب اور مبلغین کے دوستوں ... نے ان کو الوداع کہی۔ اور مکرم مرزا محمد لطیف صاحب شاہد مبلغ سلسلہ مقیم کراچی نے دعا کرائی۔ مکرم ملک عمر علی صاحب رئیس ملتان نے مبلغین کو بندرگاہ تک پہنچانے اور ان کو جملہ سہولیات پہنچانے میں بہت مدد فرمائی۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزا

دعوت چائے

آج صبح ۸½ بجے مکرم ملک عمر علی صاحب رئیس ملتان نے شیزان ریسٹورنٹ میں ان کے اعزاز میں چائے کی دعوت دی۔ پارٹی میں مستورات کے لئے علیحدہ بیٹھنے کا انتظام تھا۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کراچی بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈوائزر پلیننگ بورڈ نے بھی شرکت کی۔

محترم چوہدری عبد اللہ خانصاحب امیر جماعت کراچی و مولوی عبد المالک خانصاحب۔ مرزا محمد لطیف صاحب شاہد مبلغین سلسلہ مقیم کراچی بھی اس پارٹی میں شامل ہوئے۔

(لطیف تاثیر کراچی) ۵/۱۱/۵۵

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

۱۸-۱۹-۲۰ نومبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ قائدین کرام اپنی مجلس کے خدام اور اطفال کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے تحریک کریں۔ اور نمائندگان شوریٰ کو چاہئیے کہ وہ بروقت تشریف لے آئیں۔ سالانہ اجتماع کا پروگرام۔ شوریٰ کا ایجنڈا اور بجٹ جملہ مجالس کو بھجوایا جا چکا ہے۔ چونکہ سردیوں کا موسم ہے۔ اس لئے خدام و اطفال اپنے خیموں کے سامان کے علاوہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

سالانہ اجتماع انصار اللہ!

بتاریخ ۱۸-۱۹ نومبر ۱۹۵۵ء بروز جمعہ ہفتہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے انشاء اللہ زعماء صاحبان انصار اللہ اپنی اپنی مجالس انصار اللہ کے نمائندگان کو مطلع کر دیں کہ وہ انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے تیار رہیں۔ انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کی کارروائی ۱۸ نومبر بروز جمعہ بوقت ۹ بجے صبح شروع ہو جائے گی انشاء اللہ۔ نمائندگان کا بروقت ربوہ پہنچ جانا ضروری ہے۔ انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کا پروگرام جو ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۵ء کے اخبار الفضل میں پہلے شائع ہو چکا ہوا ہے۔ حتی الوسع وہی رہے گا۔ صرف حالات پیش آمدہ کی بناء پر تاریخ بجائے ۲۸-۲۹ اکتوبر کے ۱۸-۱۹ نومبر میں تبدیل کر دی گئی ہے۔ سردی کا موسم ہے۔ نمائندگان موسم کے لحاظ سے بستر ساتھ لیتے آئیں۔

نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب دو ماہ سے کم عرصہ رہ گیا ہے لہذا تمام احباب سے گذارش ہے کہ اپنا چندہ جلسہ سالانہ اس عرصہ میں ادا کر دیں۔

عہدیداروں کو بھی اب اس چندہ کی وصولی کے لئے پوری پوری کوشش کرنی چاہئیے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

اعلان برائے ٹکٹ سٹیج جلسہ گاہ

جو اصحاب اپنے آپ کو ٹکٹ سٹیج کے مستحق سمجھتے ہوں اپنے نام اور کوائف اپنی جماعت کے صدر یا امیر کی تصدیق سے ۱۵ دسمبر ۱۹۵۵ء تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ ضروری نہیں کہ ہر درخواست کنندہ کو ٹکٹ ملے۔ اس بارہ میں ناظر دعوۃ و تبلیغ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا۔

احباب درخواست دیتے وقت یہ امر ملحوظ رکھیں کہ موجودہ حالات اور جگہ کی قلت کے پیش نظر محدود تعداد میں ٹکٹ جاری کئے جائیں گے (ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

کارخانہ کھانڈ کے قریب

کاشت کماد کے لئے بہترین رقبہ

حکومت نے لیہ ضلع مظفر گڑھ میں کھانڈ بنانے کا ایک عظیم الشان کارخانہ تعمیر کیا ہے۔ کیونکہ تجربہ سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اس کے نواحی علاقہ میں کماد کی فصل بہت کامیاب ہے۔ ہم نے جس زمین کے فروخت کرنے کا اعلان کیا ہے اس میں سے ۱۳۶ ایکڑ متصل جنڈی کا رقبہ اس حلقہ میں واقع ہے۔ کارخانہ سے زیادہ فاصلہ نہیں ہے۔ اس سے ملحقہ پرانا رقبہ ہے جس میں پہلے ہی کنوئیں پر کاشت ہو رہی تھی۔ زمین ہموار ہے اور ہم نے کاشت شروع کر دی ہوئی ہے۔ نہر کا پانی اچھا ہے۔ نہ زمین کا پانی شیریں ہے شہر قریب ہے۔ اچھی زمین خریدنے کے خواہشمندوں کے لئے یہ نادر موقع ہے۔ چونکہ اس رقبہ کی بہت مانگ ہے اور ہم بھی بہت جلد بیچ دینا چاہتے ہیں۔ اس لئے خواہشمند احباب اس بارہ میں معلومات کے لئے جلد لکھیں یا ملیں

(وکیل الزراعت تحریک جدید ربوہ)

تاجروں اور صناعوں کیلئے مرکز میں کام کرنے کا نادر موقعہ

ربوہ میں صنعتوں وغیرہ کے متعلق پہلے یہ طریق تھا کہ صدر انجمن احمدیہ کوشش کرتی تھی کہ صنعتوں میں اپنا حصہ رکھے۔ لیکن اب اگر مخلص احمدی صناع یہاں کوئی صنعت شروع کرنا چاہیں تو ان کو اس کی اجازت دی جائے گی۔ بشرطیکہ وہ اپنی صنعت میں نیک آدمی بطور ریبر لگائیں جو اچھے شہری ہوں۔ اس سلسلہ میں صدر انجمن احمدیہ مناسب سہولتیں بھی بہم پہنچائے گی۔ مثلاً کارخانہ کی عمارت وغیرہ کے لئے زمین ربوہ کی قیمتوں کے لحاظ سے نسبتاً سستے داموں دے گی۔ خواہشمند احباب جلد درخواستیں بھجوائیں۔ بلکہ مخلص احباب کا فرض ہے کہ وہ اس طرف فوری توجہ کریں۔ تاکہ ربوہ کی آبادی کی صورت پیدا ہو۔

خصوصاً کپڑا بننے والے لوگ اور ستری جو لیقوں (.......) وغیرہ کا کام کرتے ہیں جلد توجہ کریں۔ یہ ثواب کا ثواب ہے اور فائدہ کا فائدہ۔ قادیان میں جن لوگوں نے کارخانے جاری کئے تھے خدا تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے بہت کچھ فائدہ اٹھایا تھا۔ احباب اپنی درخواستیں صدر جماعت کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ بھجوائیں۔

قائمقام ناظر امور عامہ ربوہ

لجنہ اماء اللہ عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے

ضروری اعلان

جملہ سیکرٹریان مال لجنہ اماء اللہ جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ لجنہ اماء اللہ کا چندہ لجنہ کی رسیدوں پر وصول کیا کریں اور صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات نظارت بیت المال کی طرف سے طبع شدہ رسید بکوں پر وصول کیا کریں۔ ایسی رسیدات ہر جماعت کے سیکرٹری مال کو بھجوائی ہوئی ہیں۔ سیکرٹری لجنہ کا فرض ہے کہ مقامی سیکرٹری مال سے رسید بک حاصل کریں۔ اور ہر ماہ جو چندہ وصول ہوا کرے مقامی سیکرٹری مال کو ادا کر کے اس کی رسید حاصل کر لیا کریں اور وصول شدہ چندہ کی ایک نقل نظارت ہذا کو بغرض اطلاع بھجوا دیا کریں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست دعا

مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ کے ایک مخلص رکن مکرم میجر مرزا امیر احمد صاحب کو پچھلے دنوں کراچی میں ایک حادثہ پیش آیا۔ جس کی وجہ سے انہیں سخت چوٹیں آئیں۔ اور وہ ابھی تک نیوی ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ (رحیم بخش قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ)

برازیل

برازیل کے دارالحکومت ریوڈی جنیرو کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ برازیل کے وزیر جنگ نے حکومت کا تختہ الٹ کر تمام اختیارات خود سنبھال لئے ہیں جس کے بعد بری اور بحری فوج میں باقاعدہ جنگ شروع ہو گئی ہے۔

برازیل جنوبی امریکہ کی سب سے بڑی ریاست ہے اس کا رقبہ ۳۲ لاکھ ۷۵ ہزار مربع میل ہے۔ یہ ریاست یورپ جتنی بڑی ہے اور جنوبی امریکہ کے نصف رقبے پر مشتمل ہے۔ کل آبادی چار کروڑ باسٹھ لاکھ ہے ایک اندازہ کے مطابق یہاں کی آبادی میں ۵۱ فیصد حصہ سفید فام، ۱۴ فیصد حبشی، ۳۲ فیصد ملاٹو، ۱۲ فیصد میسٹیز اور ۲ فیصد انڈین ہیں۔

یہاں اگرچہ رنگ و نسل کا کوئی امتیاز نہیں ہے۔ تاہم سفید فام زیادہ قدرومنزلت کے مالک سمجھے جاتے ہیں۔ سیاہ فام حبشی ملک کی غریب ترین آبادی ہے۔ باہیا میں حبشیوں کی آبادی خصوصاً زیادہ ہے۔ وہاں ان کی تعداد ۳۰ لاکھ ہے۔

برازیل زرعی ذرائع کے لحاظ سے بڑا دولتمند ملک ہے لیکن ربڑ لکڑی اور معدنیات کا بڑا حصہ غیر ترقی یافتہ ہے۔

۱۵۰۰ء سے لے کر ۱۸۲۲ء تک برازیل پرتگال کے زیر اثر رہا۔ پرتگالی اس ملک کی قومی زبان ہے۔ ۱۸۲۲ء میں برگنزا اس کے تخت پر بیٹھا۔ اور ۱۸۸۹ء اور ڈوم پیڈرو دوم کے عہد میں ایک انقلاب کے ذریعہ اسے تخت سے اتار دیا گیا۔ اور اس وقت سے یہاں جمہوری حکومت قائم ہے۔

برازیل کی اندرونی سیاست ایک عرصہ تک خلفشار کا شکار رہی مرکز اور صوبوں [illegible] کی آپس میں کشمکش کی داستان طویل ہے۔ مختلف صوبوں میں تہذیبی اور اقتصادی تفاوت نمایاں ہے صنعت کاروں اور کافی کے کھیتوں کے مالکوں کے درمیان عموماً کشمکش رہتی ہے۔ ۱۹۳۰ء میں ڈاکٹر گٹالیو وارگس جو زراعت سے تعلق رکھتا تھا صدارت کے انتخاب میں ناکام رہا تو اس نے حکومت کا تختہ الٹ دیا اور دستور کو ختم کر کے ڈکٹیٹر بن گیا۔ ۱۹۳۲ء میں اس کے مخالف ساؤ پالو نے جو ایک صنعت کار تھا اس کے خلاف خانہ جنگی شروع کی۔ لیکن یہ کامیاب نہ ہو سکا۔

۱۹۳۳ء میں گٹالیو وارگس نے دستور ساز اسمبلی کی تشکیل کی۔ جس نے ایک نیا فاشی دستور مرتب کیا۔ ۱۹۳۵ء میں برازیل میں اشتراکی بغاوت اٹھ کھڑی ہوئی۔ جس کے لیڈر لوئیس کارلوس پریسٹس کو جیل بھیج دیا گیا اور بغاوت دبا دی گئی۔ وارگس نے جرمن نازی ازم اور اطالوی فاشزم کی حمایت کی۔ ۱۹۳۷ء کے آخر میں صدارتی انتخاب سے کچھ پہلے وارگس ایک مرتبہ پھر دستور کو ختم کر کے ملک کا ڈکٹیٹر بن گیا۔ ۱۹۳۸ء میں ریاستہائے متحدہ کے دباؤ سے وارگس نے فاشزم کی حمایت سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ اس نے برازیلی نیشنلزم کو قبول کر لیا اور پرتگالی قومی زبان کی حیثیت سے ملک کے سکولوں میں تعلیم دی جانے لگی۔ اور ان جنوبی علاقوں میں جہاں جرمن آباد تھے حفاظتی افواج بھی بھیج دیں۔ وارگس کے عہد میں ملک نے اقتصادی لحاظ سے نمایاں ترقی کی۔

۱۹۴۳ء میں دوسری جنگ کے موقعہ پر برازیل امریکہ کے حلیف ممالک میں شامل ہو گیا اور مختلف محاذوں پر جنگ میں حصہ بھی لیا۔ جنگ کے خاتمے کے بعد ہی ۱۹۴۵ء میں وارگس نے ریٹائر ہونے کی خواہش کا اعلان کر دیا۔ اور اسی سال اکتوبر میں ایک انقلاب کے ذریعے اسے معزول کر دیا گیا۔ لیکن کلیدی آسامیاں اس کے قریبی دوستوں کے ہاتھ میں رہیں۔ جنرل یورکو گاسپر ڈٹرا جو وارگس کا وزیر جنگ تھا سوشل ڈیموکریٹک پارٹی اور برازیلین لیبر پارٹی کی امداد سے صدر بن گیا۔ دسمبر ۱۹۴۵ء میں ایک دستور ساز اسمبلی منتخب ہوئی۔ اور اس نے فیصلہ کیا کہ نئے دستور کی تشکیل تک فاشی دستور باقی رہے گا۔ نئے دستور کی تشکیل تک فاشی دستور باقی رہے گا۔ نئے دستور کے تحت ۷ دسمبر ۱۹۴۶ء کو انتخابات ہوئے اور ۴ سال کیلئے ایک نئی دستور ساز اسمبلی معرض وجود میں آئی اس اسمبلی یا سینیٹ ۴۲ ارکان اور ایوان نمائندگان ۳۰۰ ارکان پر مشتمل تھا۔ نئے آئین کے تحت ایک سینیٹ اور ایک ایوان نمائندگان ہوتا ہے جن کی مدت ۴ برس ہے اور تعلیم یافتہ مردوں اور عورتوں کے لئے ووٹ دینا ضروری ہے۔ برازیل کی ۵۶ فیصد آبادی ان پڑھ ہے۔ صدر پانچ سال کے لئے منتخب کیا جاتا ہے۔

برازیل کی مشہور جماعتیں یہ ہیں۔ سوشل ڈیموکریٹ پارٹی۔ برازیلین لیبر پارٹی نیشنل ڈیموکریٹ پارٹی اور کمیونسٹ پارٹی۔

برازیل کی سب سے اہم پیداوار کافی ہے جس کی وجہ سے کئی انقلابوں نے جنم لیا ہے بیرونی تجارت کا نصف معاملہ امریکہ کے ساتھ کیا جاتا ہے اس سلسلہ میں دوسرا بڑا ملک برطانیہ ہے۔ اور جرمنی تیسرے نمبر پر ہے۔

برازیل کی خارجہ پالیسی زیادہ تر امریکہ کے ساتھ رہی ہے۔ برازیل کے پرتگال کے ساتھ گہرے معاشرتی تعلقات قائم ہیں۔

(نوائے وقت)

سوڈان

کراچی کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان نے مصر اور برطانیہ کی دعوت پر سوڈان کے رائے شماری کمیشن میں شمولیت کا فیصلہ کر لیا ہے۔ سوڈانی پارلیمنٹ کی ایک قرارداد کی روشنی میں یہ دعوت نامے مصر اور برطانیہ کی جانب سے دنیا کے سات ممالک کو ارسال کئے گئے ہیں۔ پاکستان کو سب سے پہلے مصر کا دعوت نامہ موصول ہوا۔ اس وقت پاکستان نے یہ خیال ظاہر کیا کہ سوڈانی پارلیمنٹ کی قرارداد کے مطابق یہ دعوت نامہ دونوں ملکوں کی جانب سے موصول ہونا چاہیئے۔ چنانچہ تین دن قبل برطانیہ کی طرف سے پاکستان اور دوسرے ملکوں کو بھی دعوت نامہ موصول ہوا۔ جس میں سوڈان کے استصواب کمیشن میں شرکت کی درخواست کی گئی۔

سوڈان کا رقبہ ۹ لاکھ ۶۷ ہزار مربع میل ہے اور آبادی ۸۵ لاکھ ہے۔ آبادی کا زیادہ حصہ عربوں یا ایسے لوگوں پر مشتمل ہے جنہوں نے عربی قومیت اختیار کر لی ہے۔ سوڈان نیل کے بالائی حصہ پر قابض ہے اور اس وجہ سے مصر کے لئے یہ خطہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کپاس کی پیداوار کے لئے بھی اسے بڑی اہمیت حاصل ہے۔

سوڈان دراصل مصر ہی کا ایک حصہ ہے۔ جغرافیائی اور اقتصادی لحاظ سے مصر اور سوڈان کو الگ الگ کرنا مصر کے مفاد کے لئے انتہائی مضر ہے کیونکہ مصر کی خوشحالی کا دارومدار دریائے نیل پر ہے دریائے نیل سوڈان کی سرحدی چوکی نیمولی کے قریب یوگنڈا سے سوڈان میں داخل ہوتا ہے اور وادی حلفہ کے قریب سوڈان سے مصر میں داخل ہوتا ہے۔ دریائے نیل کی کل لمبائی ۲۵۳۶ میل ہے۔ خرطوم اور وادی حلفہ کے درمیان یہ دریا پانچ جگہ آبشار بنا کر گرتا ہے۔

۱۸۸۲ء میں مشہور مجاہد المہدی سوڈانی نے سوڈان کو مصر کے تسلط سے آزاد کرایا۔ لیکن بعد میں برطانیہ نے اس پر قبضہ کر لیا اور ۱۸۸۹ء میں برطانیہ نے مصر سے ایک معاہدہ کیا جس کی رو سے سوڈان کا گورنر جنرل ان دونوں کی طرف سے مقرر کیا جانے لگا۔ ۱۹۴۴ء میں برطانیہ کی طرف سے ایک مشاورتی کونسل تشکیل دی گئی اور ۱۹۴۸ء میں قانون ساز اسمبلی کے قیام کے لئے اسے توڑ دیا گیا۔

اس اسمبلی نے جو دستور بنایا مصر نے اس کے خلاف شدید احتجاج کیا اور مطالبہ کیا کہ سوڈان کو مصر کے ساتھ متحد کر دیا جائے۔ ۱۹۴۸ء میں ملک بھر میں پہلی دفعہ عام انتخابات ہوئے اور اسی سال ۲۳ دسمبر کو سوڈان کی پہلی وزارت کی تشکیل کی گئی۔

سوڈان کی سیاسی جماعتوں میں امۃ پارٹی اشقاء پارٹی۔ نیشنلسٹ پارٹی اور جمہوری پارٹی قابل ذکر ہیں۔

سوڈان کی زرعی پیداوار میں کپاس کو مرکزی اہمیت حاصل ہے اور ایک منصوبے "جزیرہ آبپاشی" سے کوئی نو دس لاکھ ایکڑ کے قریب رقبہ قابل کاشت بنایا گیا ہے۔ اس کے لئے دارالحکومت خرطوم سے ایک سو ساٹھ میل دور ایک بہت بڑا بند بنایا گیا ہے یہاں جو کپاس بوئی جاتی ہے اس کی نگرانی کے لئے ایک سنڈیکیٹ مقرر ہے۔ ملک کے باشندوں کی غذا باجرہ ہے جس کی پیداوار بہت زیادہ ہے اس کے علاوہ سوڈان دنیا کے مختلف ملکوں کو گوند مہیا کرتا ہے۔

سوڈان کی دوسری پیداوار میں کھجور، مرچیں، تمباکو، گندم، مکی، چمڑا، کھالیں اور شہد وغیرہ شامل ہیں۔

(نوائے وقت)

سلطان یوسف نے وزارت توڑ دی

نئی وزارت کے وزیر اعظم مراکش کے پاشا ابن سلیمان ہوں گے

رباط ۱۴ نومبر اطلاع سے پتہ چلتا ہے کہ سلطان سید محمد بن یوسف نے مراکش کی موجودہ وزارت مخزن کو توڑ دیا جس نے فرانسیسی عہد کے دوران مراکش میں حکومت کی تھی۔ اب مراکش میں نئی قومی نمائندہ حکومت قائم کی جائے گی جس کے نامزد وزیر اعظم مراکش کے پاشا ابن سلیمان ہوں گے۔

مخزن کو توڑنے کا اعلان کل رات نامزد وزیر اعظم کے دفتر سے جاری ہوا۔ اس وزارت میں جو وزراء تھے انہیں کہا گیا ہے کہ وہ شاہی محلات سے اپنے تمام تعلقات منقطع کر لیں اور وہ تمام خدمات ترک کر دیں جو فرانسیسی انتظامیہ کے دوران سرانجام دیتے رہے ہیں۔

سلطان یوسف نے انہیں مزید ہدایت کی ہے کہ وہ کسی تقریب میں حصہ نہ لیں۔ سلطان یوسف دو سال کی جلاوطنی کے بعد بدھ کو واپس مراکش پہنچ رہے ہیں۔

یہ انتظامی حکومت چار ارکان پر مشتمل شاہی کونسل نے سلطان سیدی محمد بن یوسف کی ہدایات پر توڑی ہے سلطان کی واپسی تک یہی کونسل مراکش کے تمام انتظامی امور سرانجام دے رہی ہے

پیرس کی اطلاع ہے۔ کہ سلطان یوسف جو آج کل ایک ہوٹل میں مقیم ہیں۔ کل رات انہوں نے مراکش میں فرانس کے نئے ریذیڈنٹ جنرل کو دعوت دی۔ ریذیڈنٹ جنرل ڈوبوا آج رات کو رباط پہنچ رہے ہیں۔

ضلع لائلپور کے سیلاب زدہ علاقوں میں مجلس خدام الاحمدیہ کی شاندار امدادی مساعی

خدام نے تین دن کے اندر اندر پانی اور کیچڑ میں پیدل سفر کر کے ۱۰۴۱ مریضوں کو طبی امداد بہم پہنچائی

مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور کی طرف سے سیلاب زدہ علاقوں میں ریلیف کا کام بدستور جاری ہے مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور کی طرف سے جو تازہ رپورٹ موصول ہوئی ہے وہ درج ذیل کی جاتی ہے:-

احمدیہ فلڈ ریلیف کیمپ کمالیہ سے منتقل کر کے علاقہ پیر محل کے چک ۷۴۶ گ-ب میں نصب کیا گیا ہے خدام ڈاکٹر محمد طفیل صاحب کی سرکردگی میں ۲۵/۱۰/۵۵ کی شام کو پیر محل پہنچے انہوں نے بھٹی روڈ پر پڑے ہوئے ساتویں میل کے قریب ۳۸ مریضوں کو رات کے وقت دوائی دی۔

۲۶/۱۰/۵۵ کو صبح خدام کی طبی پارٹی ۴ میل کا سفر دو دو تین تین فٹ بہتے ہوئے پانی میں طے کر کے چک ۷۲۱ گ-ب پہنچی۔ یہ گاؤں تمام کا تمام پانی میں بہہ چکا ہے۔ اس کے مکین ادھر ادھر اونچی جگہوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ملیریا کے مریضوں کی بہتات تھی اور ابھی تک وہاں کوئی ڈاکٹر نہ پہنچا تھا۔ یہاں خدام نے بڑی تیزی سے کام کیا اور ۳۴۷ مریضوں کو طبی امداد دی گئی۔ پھر خدام وہاں سے چل کر چک ۷۴۳ گ-ب میں گئے اور ۹۷ مریضوں کو دوائی دی گئی۔ رات کو چک ۷۴۶ واپس آ گئے۔

۲۷/۱۰/۵۵ کو خدام کی پارٹی موضع بب کی آبادی "وڑیچاں" گئی اور وہاں ۴۳ مریضوں کا علاج کیا پھر "واہگے کی" کے ۸۲ مریضوں کا علاج کیا گیا۔ اس کے بعد خدام خوشاول پہنچے اور وہاں ۲۴ مریضوں کو طبی امداد پہنچائی گئی۔ یہ تمام آبادیاں قریباً بہہ گئی ہیں۔ دریا کے کنارے کنارے خدام چل کر پتن پر پہنچے۔ وہاں کشتی میں ایک مریض نہایت بری حالت میں بخار میں مبتلا پایا گیا۔ اسے فوراً دوائی دی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں صحت کے آثار پیدا کر دیئے۔ خدام اسی دن چاہ ستیانوالہ گئے اور وہاں ۲۱ مریضوں کا علاج کیا گیا۔

۲۸/۱۰/۵۵ علی الصبح مطابق پروگرام خدام چک ۷۴۶ سے چل کر چک ۷۴۴ گ-ب گئے اور وہاں ۱۲۵ مریضوں کو طبی امداد پہنچائی گئی۔ پھر تین میل کا سفر بہتے پانی میں طے کر کے چک ۷۴۲ گ-ب میں پہنچے اور وہاں ۲۰۸ مریضوں کو دوائی دی گئی۔ خدام کا آئندہ پروگرام یہ ہے کہ علاقہ جڑانوالہ میں طبی امداد بہم پہنچائی جائے۔ اور گرم کپڑے سیلاب زدگان میں تقسیم کئے جائیں۔

خدام الاحمدیہ ڈیرہ غازیخان کی امدادی مساعی

ڈیرہ غازیخاں کے سیلاب کے موقعہ پر جماعت احمدیہ اور خدام الاحمدیہ ڈیرہ غازیخاں نے امدادی کیمپ برائے سیلاب زدگان قائم کر کے اس موقعہ پر عوام کی جو بے لوث خدمت کی ہے اس کا مقامی لوگوں کی زبان پر عام چرچا ہے (۱) جماعت احمدیہ بھیرہ ضلع شاہ پور نے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے ایک بوری پارچات کی روانہ فرمائی۔ جو ساٹھ مستحق خاندانوں میں تقسیم کی گئی۔ جن میں بستی سندرانی۔ جام پور بستی کھوکل۔ بستی رانجھا گل گھوٹو۔ اور بستی پیر محمود اور بستی مور جھنگی وغیرہ کے نادار مستحق لوگ تھے۔ اسی طرح ڈیرہ غازیخاں شہر کے بلاک نمبر ۳ بلاک نمبر ۴۲ بلاک نمبر ۳۱ اور بلاک نمبر ۵۰ کے مستحقین میں پارچات تقسیم کئے گئے۔

(۲) بستی سندرانی کے سیلاب زدگان میں غلّہ گندم کے علاوہ مبلغ ایک سو روپے دس خاندانوں میں تقسیم کئے گئے۔ نیز شہر میں تین خاندانوں میں ۲۵ روپے تقسیم کئے گئے۔

(۳) عملی کام کے لئے خدام الاحمدیہ ڈیرہ غازیخاں نے بعض مقامات کی تعمیر میں حصہ لیا اور ایک مکان کی چار دیواری مکمل کر دی گئی — اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلا کر اپنی مخلوق کی سچی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(خیر محمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ ڈیرہ غازیخاں)

مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب (بقیہ صفحہ ۵)

اور ریویو کا کام بھی نہایت جانفشانی سے کرتے رہے دعاؤں کے آپ بہت عادی تھے۔ رمضان المبارک میں بالخصوص اور عام دنوں میں بالعموم حضور ایدہ اللہ و دیگر بزرگان سلسلہ کی خدمت میں التزام سے دعا کے لئے خطوط لکھتے رہتے

غرض آپ کی پوری زندگی خدمت دین میں صرف ہوئی۔ انہوں نے اپنی زندگی کا مقصد پا لیا۔ اور دوسروں کے لئے مشعل راہ ہو کر اس عالم فانی سے گذر گئے۔ ہمارے دل مغموم ہیں کہ ہمارے چچا ہمارے درمیان سے اٹھ گئے۔ لیکن خدا کی مرضی کے سامنے ہمیں سر جھکانا ہی پڑتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں آپ کے درجات بلند کرے اور جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کے غموں اور دکھوں میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین ؎

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ پیغام جماعتوں کے نام

"آپ نے ۵ لاکھ جمع کرنا ہے وعدے بہت تھوڑے ہیں"

"میں نے جماعتوں کو کہا ہے کہ وہ ڈیوڑھا کریں"

"میرے پاس تو رپورٹ ہی نہیں آتی۔ حالانکہ وعدوں کی رپورٹ روزانہ آنی چاہیئے"

ہر جماعت حضور کے اس ارشاد پر فوری توجہ دے۔ اور اپنے وعدوں کو بحیثیت جماعت ڈیوڑھا کرے۔ تا حضور ایدہ اللہ کا منشا مبارک پورا ہو۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے دعا فرمائیں ؎

(وکیل المال تحریک جدید)

نمائندگان انصار کی اطلاع کیلئے ضروری اعلان

انصار کے سالانہ اجتماع میں (جو ۱۸-۱۹ نومبر ۵۵ء کو ربوہ میں ہو رہا ہے) شمولیت کے لئے جو نمائندگان تشریف لائیں گے ان کی رہائش اور کھانے وغیرہ کا سب انتظام فضل عمر ہوسٹل (در احاطہ تعلیم الاسلام کالج) میں ہوگا۔ انشاء اللہ۔ اس لئے اجتماع میں شامل ہونے والے نمائندگان فضل عمر ہوسٹل میں تشریف لے آئیں۔ وہاں ہی سے نمائندگی کے ٹکٹ وغیرہ جاری کئے جائیں گے۔

(قائد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

کراچی ۱۵؍ نومبر وزیر اعظم پاکستان چوہدری محمد علی نے ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو ان کی ۶۶ ویں سالگرہ پر مبارکباد کا ایک پیغام بھیجا ہے۔ اس پیغام میں چوہدری محمد علی نے انہیں درازیٔ عمر کی دعا دی ہے۔

سردار نور احمد صاحب کہاں ہیں!

سردار نور احمد صاحب کارکن تحریک جدید انجمن احمدیہ مؤرخہ ۱۱/۱۰/۵۵ کو تین دن کی رخصت پر گئے تھے لیکن وہ تا حال اپنی ڈیوٹی پر حاضر نہیں ہوئے۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو تو ان کے پتہ سے فوراً مطلع فرمائیں۔ اگر سردار نور احمد صاحب خود اس اعلان کو پڑھیں تو فوراً دفتر حاضر ہو جائیں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ مغربی پاکستان